ٹینکوں کی زد میں آچکے ہونگے۔ جیسا کہ گزشتہ ڈیڑھ دوماہ سے داغستان اور چیچنیا میں مسلمانوں کے ساتھ ہوتا چلا آرہا ہے۔ اسوقت روسی افواج اور ٹینک شہر سے ایک دو کلو میٹر باہر ہیں اور مسلسل شہر کے نہتے عوام پر دن رات بمباری کر رہے ہیں جس سے اب تک کئی ہزار افراد شہید ہو چکے ہیں۔ شہر سے ہجرت کرنے والے افراد پر بھی روسی جہاز راکٹ برسا رہے ہیں۔ اسی طرح چیچنیا کے پڑوسی ملک انگوشتیا جانے والی شاہراہ مہاجرین پر بند کر دی گئی۔ لاکھوں افراد سرد موسم میں کھلے آسمان کے نیچے بھوکے پیاسے پڑے ہوئے ہیں۔ عالمی امدادی تنظیموں کا نام و نشاں تک نہیں دیکھنے کو مل رہا۔ اس ننگی جارحیت پر پورا عالم اسلام گنگ ہے۔ پوری دینا بربریت اور چنگیزیت کا یہ تماشہ ڈش اور مغربی ذرائع لبلاغ کے ذریعہ سے دیکھ رہی ہے۔ لیکن عالم اسلام کے کسی گوشے سے بھی اس بربریت کی مذمت نہیں کی جارہی۔ عالم اسلام کی بزدلی اور بے حمیتی سے مایوس ہو کر چیچنیا کے صدر نے آخر کار عیسائیوں کے روحانی راہنما پوپ جان پال سے مداخلت کی اپیل کی ہے کہ چیچنیا کے مظلوم عوام کو روسی بھیڑیے سے بچایا جائے۔ چیچنیا کے صدر کی اس اپیل کے بعد کیا عالم اسلام کیلئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں؟ کہ وہ اس ظالم کا ہاتھ روکنا یا توڑنا تو کجا اس کی مذمت میں دو لفظ بھی ادا نہ کر سکے۔ اقوام متحدہ اور امریکہ اب تک خاموش تماشائی بنے رہے۔ بلکہ امریکہ روس کو مجاہدین داغستان اور چیچنیا کے خلاف مکمل تعاون کی یقین دہانی دلا رہا تھا۔ آج طفل تسلی کے ذریعہ مسلمانوں کو ایک بار پھر دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن مسلمانوں کو ان ظالموں کی ہمدردی سے کوئی سروکار نہیں۔ مسلمان بیچارے تو کئی صدیوں سے اور خصوصاً بیسویں صدی میں "فٹ بال" کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں جو کبھی امریکہ اور سربوں کے پاؤں تلے تو کبھی اسرائیل اور روس کے قدموں میں رُلنا انکا مقدر بن چکا ہے۔ افسوس کہ صور اسرافیل کس وقت کیلئے تھمی ہوئی ہے۔

آسمان اغیار کی بربریت اور اپنوں کی بے حمیتی پر خون کیوں نہیں برساتا اور زمین بے حس عالم اسلام کے حکمرانوں کو کیوں نہیں نگلتی۔ اسلاف کا چھوڑا ہوا قافلہ جو کبھی شیروں کا ایک سیل بیکراں تھا۔ بیسویں صدی کے اختتام پر گیدڑوں کا ایک ایسا ریوڑ بن چکا ہے۔ جو آج اپنے سائے سے بھی ڈر رہا ہے۔

اللہ کے خصوصی فضل و کرم سے رات کو باران رحمت شروع ہو گئی کیونکہ کئی مہینوں سے بارش نہیں ہوئی تھی جس کے باعث گرد و غبار بہت زیادہ تھا صبح کو مطلع بالکل صاف ہو گیا تھا۔ بعد از نماز ظہر تقریب کا آغاز تھا۔ ہر طرف سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ احاطہ مدینہ کا صحن اور اس کی چھت اسی طرح مسجد کا صحن اور چھت، احاطہ یوسفیہ کی چھت مکمل طور پر لوگوں سے بھرے پڑے تھے۔ اس موقع پر فرانسیسی سفار تکار، جرمنی کے ڈاکٹر مائیکل اور چند یورپین سیاح بھی موجود تھے۔ تقریب میں حرکۃ انقلاب اسلامی افغانستان کے امیر حضرت مولانا محمد نبی صاحب محمدی شیخ المشائخ حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہ، امارت اسلامیہ افغانستان کا وفد وزیر اوقاف مولانا محمد مسلم حقانی کی قیادت میں آیا تھا اس کے علاوہ پشاور کونسلیٹ کے چیف کونسلر مولانا نجیب اللہ صاحب اور دیگر کئی سرکردہ مسئولین شرکت کیلئے تشریف لائے تھے۔ فضلاء کرام کیلئے مخصوص نشست گاہ تیار کی گئی تھی جو سفید کپڑوں اور سفید عماموں میں ملبوس تھے یہ ایک کیف آمد منظر معلوم ہو رہا تھا۔ تقریب کا آغاز باقاعدہ تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد دار الحفظ کے دو چھوٹے بچوں نے بھی انتہائی درد انگیز انداز میں چند آیات کی تلاوت کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد شیخ الحدیث حضرت حافظ مولانا انوار الحق صاحب حقانی نائب مہتمم دار العلوم حقانیہ نے تمام حاضرین اور مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ اور ان کا شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے بغیر کسی دعوت و اشتہار کے اس ایمان افروز تقریب میں بھاری تعداد میں شرکت کی۔ بعد ازاں ایک طالب علم کو نظم کے لئے بلایا گیا جس نے پشتو میں ایک نظم سنائی۔ اس میں مدرسہ اور اساتذہ سے جدائی طالب علم ساتھیوں کے فراق اور جہاد افغانستان میں شہید ہونیوالے فضلاء کا تذکرہ تھا۔ جسکی تاثیر سے ہر آنکھ اشکبار تھی اور آہوں اور سسکیوں میں یہ نظم اختتام پذیر ہوئی۔ یہ منظر دیکھ کر فرانسیسی سفراء نے کہا کہ یہ تو ملائکوں کی محفل لگتی ہے اور حیرانگی و عالم تحیر میں یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ اسکے بعد حضرت الاستاذ شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، مہتمم دار العلوم حقانیہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کی تلاوت فرمائی۔ اور ایمان افروز، جامع، علمی، فکری خطاب فرمایا۔ بعد ازاں حضرت الاستاد شیخ الحدیث حضرت مولانا سید شیر علی شاہ صاحب مدنی مدظلہ نے ایمانی حرارت سے مملو وجد آفریں خطاب

فرمایا۔ جس نے مردہ دلوں کو حوصلہ تازہ بخشا۔ آپ کی تقریر کے بعد امارت اسلامیہ افغانستان کے نمائندہ وفد کے سربراہ مولانا محمد مسلم حقانی نے بھی خطاب فرمایا۔ اس موقع پر حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا وہ یوں کہ حضرت عالیقدر امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد کیلئے دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے خصوصی سند تیار کرائی گئی جو کہ فریم شدہ مولانا محمد مسلم حقانی اور مولانا نجیب اللہ کو دی گئی تاکہ وہ اس کو امیر المومنین کی طرف سے قبول کر کے ان تک پہنچائیں۔ اسی طرح یہ سعادت بھی دارالعلوم کے حصہ میں آگئی۔ دارالعلوم کی تاریخ میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا اور منفرد واقعہ ہے بعد ازاں باقاعدہ دستار بندیوں کا آغاز ہوا۔ فضلاء کی کثرت تعداد کی وجہ سے ہر ایک فاضل کی مستقل دستار بندی کرنا مشکل تھا۔ چنانچہ مدرسہ کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ ہر فاضل عمامہ خود باندھے اور ساتذہ و مشائخ اسکے اوپر ہاتھ رکھیں گے۔ چنانچہ یہ سلسلہ اسی طرح سوا گھنٹہ تک جاری رہے۔ اس موقع پر دارالحفظ کے حفاظ کرام اور شرکاء دورہ حدیث کیساتھ ساتھ درجہ تخصص کے فضلاء کی بھی دستار بندی کی گئی۔ دارلحدیث اور دیگر دفاتر کیلئے ایک اہل خیر نے فل سائز کے ۹ اصفہانی قالین دیئے۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ دستار بندی کے موقع پر کراچی کے مشہور و معروف عظیم جہادی اور عالم اسلام کے نمائندہ ہفت روزہ اخبار ''ضرب مومن'' نے ایک خصوصی رنگین نمبر شائع کیا۔ گو کہ یہ نمبر بڑی دیر سے تقریب میں پہنچا لیکن پھر بھی دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو گیا۔ اور ہزراوں افراد اس نمبر کی تلاش میں بعد میں سرگرداں رہے۔ ہماری خواہش ہے کہ یہ نمبر پشتو زبان میں بھی شائع کیا جائے تاکہ لاکھوں افغان طلباء اور علماء اس نمبر سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

ختم بخاری شریف کی تقریب میں
مولانا سمیع الحق کا درس بخاری اور علماء و طلباء سے خطاب

نحمده وانستغفره ونومن به ونتوكل اليه ونعوذ بالله من سرور النفسا ومن سيئات اعمالنا: من يهده الله فلا مفصل له ومن يضلل فلا هادی له: ونشهد ان لا اله الا اله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا و شفيعنا وحبيبا و مولانا محمداً عبده ورسوله: ارسله بالحق بشيراً و نذيراً: اما بعد فان اصدق الحديث كتاب الله ـ وخير الهدى هدى سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم و شرالامور محدثاتها وكل محدثةً بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار وبالسند متصل مر شيخنا ولدنا وسيدنا و مولانا عبدالحق حقانى رحمة الله عليه الى الشيخ امير المومنين فى الحديث محمدبن اسمٰعيل البخاریؒ۔ باب قول الله تعالى: ونضع الموازين القسط ليوم القيامة: وان اعمال بنى آدم و قوله يوزن:وقال مجاہد القسطاط العدل: الخ وبه قال حدثنا احمد بن اشكاب قال حدثنا محمد بن فضيل عن عمارة بن القعقاع عن ابى زرعة عن ابى ہريرةرضى الله تعالىٰ عنه قال قال النبى ﷺ كلمتان حبيبتان الى الرحمان:خفيفتان على اللسان۔ ثقيلتان فى الميزان سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم۔

میرے محترم مشائخ عظائم اساتذہ کرام: عزیز طلباء اور معزز مہمان گرامی!
حدیث کی تلاوت ہوئی جس پر امام بخاریؒ کی عظیم کتاب الجامع الصحیح اختتام اور آخری باب اور حدیث کے علمی نکات اور اس مستنبط مسائل اور احکام اور فنی علمی باریکیاں اساتذہ کرام نے آپ لوگوں کے سامنے پیش کی ہیں جس کے دہرانے کا موقع نہیں۔ اس موقع پر چونکہ بڑی تعداد میں عوام بھی ہیں تو اس موقع کی مناسب سے چند کلمات پر اکتفا کرتا ہوں۔

آج ہم سب حضور اقدس ﷺ کی احادیث کے طالب ہیں گویا طالب علم ہیں جو دور دراز اور نزدیک سے اس بابرکت تقریب میں شرکت کے لئے چل کر آئے ہیں اور حضورؐ کا ایسے لوگوں کے بارے میں ارشاد گرامی ہے۔ من سلك طريق يلتمس فيه علما سهل الله به طريقا الى الجنة: گویا آج جو مہمان آئے ہیں افغانستان کے ہیں یا پاکستان کے ہیں اور سب نے سفر کیا ہے تو گویا یہ سب طلباء ہیں اور پھر طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے آئے ہیں کہ ان کے بچے اللہ تعالیٰ نے نعمت علم کی سعادت سے سرفراز فرمائے ہیں تو اس سے بڑی فخر کی چیز کوئی نہیں۔ ایک بچہ حافظ قرآن ہو جاتا ہے تو حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک اس کے والدین کے سروں پر قیامت کے دن تاج رکھیں گے اور جس کا ایک ایک ہیرا سورج اور چاند سے زیادہ چمکدار ہوگا۔ اور آپ حضرات تو صرف حفاظ نہیں بلکہ قرآن و سنت کے علوم اور اسلامی قانون سے اللہ پاک نے آپ حضرات کو مالا مال کر دیا ہے۔ تو اسکا مطلب یہ ہے کہ خاندان کے لئے اور تمام دوست احباب کے لئے آپ کو اللہ پاک نے سرخروئی کا تاج پہنا دیا ہے۔ آج آپ کے بچوں کی دستار بندی ہے اور قیامت کے دن اللہ پاک انکے والدین کے سروں پر تاج رکھیں گے۔

آج بخاری شریف کا ختم ہوا ہے اور یہ ایک ایسا موقع ہے جسمیں اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ امام اصیل الدین شیخ جمال الدین کے شیخ ہیں فرماتے ہیں کہ ہم نے ۱۲۱ مرتبہ تجربہ کیا ہے کہ امت پر بڑے امتحان آئے، بحران آئے، طاعون آیا، وباء آئی تو ختم بخاری شریف میں جو دعائیں ہوئیں تو اللہ پاک نے اس کو قبول کرلیتا ہے۔ اور آفت و مصیبت ٹل جاتی ہے۔ آج ملت اسلامیہ اور ہم سب زخمی زخمی ہیں۔ عالم اسلام انتہائی مشکلات میں ہے۔ اسلامی ممالک مشکلات میں ہیں۔ افغانستان میں ایک عظیم معرکہ برپا ہے۔ پھر ہم سب گنہگار خطاکار ہیں آج فضلاء کے سروں کے اوپر ایک بڑا بوجھ رکھا جانے والا ہے۔ بزرگو امام بخاریؒ نے یہ کتاب عمل کرنے کیلئے تصنیف کی ہے اور یہ جامع ہے زندگی کے تمام شعبوں کو عبادات ہیں سیاست ہے۔ اخلاق ہیں، احکام ہیں، قوانین ہیں، تجارت و معیشت طلاق، نکاح میراث باہمی حقوق اور معاملات تہذیب و تمدن تعلیم و تربیت مغازی ہیں کہ سیر ہیں۔ الغرض زندگی کا کوئی شعبہ نہیں جس کو امام بخاری نے

جمع نہ کیا ہو مقصد صرف تبرک نہیں بلکہ مقصد عمل کرنا ہے کہ یہ ایک مکمل نظام ہے اور اس پر عمل ضروری ہے ،اور عمل سے پہلے نیت کی تصحیح ضروری ہے۔ کوئی حج کرتا ہے ، جہاد کرتا ہے ، علم حاصل کرتا ہے تو مقصود رضائے الٰہی ہونی چاہیے اس وجہ سے امام بخاریؒ نے کتاب کا آغاز نیت سے کیا ہے کہ "انما الاعمال بالنيات" وانما لکل امری مانوی الخ تو عمل کیلئے اس حدیث کو بنیاد بنایا کہ دارومدار قبولیت کا نیت پر منحصر ہے۔ اسکے بعد باب "بدء الوحی" کا ذکر کیا۔ کہ اعمال وہ معتبر ہونگے جنکی بنیاد وحی پر ہو :اللہ کی ھدلیات پر اگر اعمال کی بنیاد نہ ہو عبادات ہیں یا جو کچھ بھی ہیں وہ مردود ہیں۔ وہ عبادت اور جہاد قبول ہیں جو وحی کے نور سے مستفاد ہو۔ تو اگر نیت صحیح ہوئی اور عمل صحیح ہوئے تو اسمیں وزن پیدا ہوگا تو اللہ کی بارگاہ میں قدرو قیمت لگائی جائی گی :کہ جو عمل اللہ پاک قبول کرے وہ وزن دار عمل ہے جو نہی ، تو بے وزن اور بے وقعت ہے اور اسکا فیصلہ کرنا چاہیے۔ تو آخر کتاب میں امام بخاری نے وزن اعمال کا حدیث کا ذکر کیا کہ اعمال میں اگر وزن پیدا ہوا اور وحی کی روشنی میں اس عمل کو کیا تو اسکو اللہ پاک دنیا پر ظاہر کردے گا کہ یہ عمل کتنا وزنی ہے۔ ایک رجسٹر 99 رجسٹر پر بھاری ہوگا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: واما من ثقلت موازینہ فھو فی عیشة راضية o واما خفت موازينه فامه هاويه o اس حقیقت اور ثقل کی طرف ارشاد فرماتے ہیں تو امام بخاریؒ وزن اعمال کے باب میں حدیث پیش کرتے ہیں کہ تمام اعمال تولے جائیں گے : کس طرح تولے جائینگے ؟ تو مختلف طریقے اللہ پاک استعمال فرمائیں گے : تاکہ اتمام حجت ہو جائے جب اعمال نیک ہونگے تو اس سے روشنی پھوٹے گی : اور بد اعمال ہونگے تو وہ کالے سیاہ ہونگے تو اس سے ظلمت نکلے گی۔ آج بھی اندھیرے میں جہاں کہیں کوئی شمع روشن ہو تو سب کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ شمع جل رہی ہے تو اس طرح نیک اعمال چمک رہے ہونگے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اللہ پاک تمام اعمال کے رجسٹر حاضر کرینگے۔ اور اسکو ترازو میں ڈالینگے : اور تیسری صورت یہ ہے کہ اللہ پاک اعمال کو متشکل کردینگے : نیک اعمال بہترین شکلوں میں ہونگے اور بد اعمال سانپ اور بچھو اور کتوں کی شکل میں متشکل فرمائیں گے : اور چوتھی صورت یہ ہے کہ تمام اعمال خود حاضر ہو جائیں گے : ووجدوا ماعلموا حاضرا: کہ تمام اعمال خود حاضر ہو جائینگے۔ تاکہ یہ تصور ہی

نہ رہے کہ کسی پر ظلم ہوا ہے۔ تاکہ پوری طرح اتمام حجت ہو جائے۔ اب اعمال کس کے تولے جائینگے۔ تو بعض کہتے ہیں کہ پیغمبروں کے اعمال نہیں تولے جائینگے، بچوں کے اعمال کا وزن نہ ہوگا، 70 ہزار جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے انکا وزن نہ ہوگا۔ اسلئے کہ وزن تو اس لیے ہوتا ہے کہ برا اور اچھا معلوم ہو جائے تو وہ تو اچھے ہی اچھے ہیں اور کافر تو برے ہی برے ہوتے ہیں انکے اعمال کے وزن بھی نہیں ہونگے۔ لیکن امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ان اعمال بنی آدم وقولهم یوزن کہ مطلقاً بنی آدم کے اعمال و اقوال تولے جائینگے۔ کافر ہے یا مسلمان ہے پیغمبر ہے یا امی معصوم ہے یا غیر معصوم ہے بالغ ہے یا نابالغ ہے، اس لئے کہ وزن اعمال صرف معلوم کرنے لیے نہیں بلکہ قدر و منزلت ظاہر کرنے کیلئے کیا جاتا ہے۔ تو اللہ پاک ان کے اوزان کو وزن کرتا ہے او انکے مراتب کو اور اونچا کرتا ہے تاکہ دنیا پر ظاہر ہو جائے اور کفار کو خائب خاسر کرتا ہے اسلئے تو اللہ پاک فرماتے ہیں۔ فامامن اوتی کتابه بیمینه ...... فهو فی عیشة راضیة اب وزن اعمال کون کرے گا: بعض کہتے ہیں کہ وزن اللہ پاک فرمائیں گے، بعض فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیلؑ، بعض کے نزدیک عزرائیلؑ وزن فرمائیں گے اور بعض فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ وزن فرمائینگے لیکن ان چاروں اقوال میں کوئی تعارض نہیں علماء نے تطبیق کی ہے کہ اصل وزن کرنے والی ذات اللہ پاک کی ہے: کیونکہ اللہ پاک حکم دیں گے کہ وزن کرو اور اللہ پاک خود حاضر ہیں اور عزرائیلؑ چونکہ موقع کا گواہ ہے اس نے روح قبض کی ہے۔ تو گویا وہ موقع کا گواہ ہے۔ حضرت جبرائیلؑ سب سے بڑے وکیل ہیں: کہ وحی انہوں نے لائی ہے۔ احکام الہیہ لانے والے حضرت جبرائیل السلام ہیں۔ تو وہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس نے اچھا کیا ہے یا برا کیا ہے۔ یا وحی کے خلاف کیا ہے یا اس پر عمل کیا ہے گویا وہ سرکاری اٹارنی جنرل ہیں۔ اور آدم علیہ السلام مشفق والد ہیں تو مشفق والد کو بھی اللہ پاک نے حاضر کیا ہے۔ تاکہ مشفق والد کے دل میں یہ نہ آئے کہ میرے بیٹے کے ساتھ زیادتی ہوئی ہوگی تاکہ اپنی اولاد کی حالت خود دیکھے اور خود فیصلہ کر سکیں کہ یہ بدبخت ہے یا نیک بخت ہے۔ اعمال کے وزن کی بحث معتزلہ اور خوارج کی دور کی باتیں تھیں کہ عوارض کا اجسام ہونا ممکن نہیں: لیکن اہل سنت کہتے ہیں کہ اعراض کو اجسام میں بنانا اللہ پاک کر سکتے ہیں۔

اعراض سے جواہر بنادینگے وہ کہتے ہیں کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو وہ کہتے ہیں کہ اسکا مقصد یہ ہے کہ اللہ پاک عدل و انصاف کا فیصلہ کرینگے۔ ہم وہ تاویلات نہیں کرتے ، عدل فرمائینگے لیکن وہ قواعد و ضوابط کے مطابق عدل فرمائینگے کہ صرف انصاف نہیں بلکہ انصاف نظر آنا چاہیے آج کا بھی اصول تو حقیقتاً اعمال کا وزن ہوگا : آج سائنس نے یہ بات واضح کردی کہ اعراض کو تولا جا سکتا ہے : آج فضاء میں آواز موجود ہے صورتیں موجود ہیں ذرا ریڈیو ٹی وی آن کردیں سب کچھ سن اور دیکھ سکتے ہیں۔ خیالات موجود ہیں ، احساسات موجود ہیں ، ایسی ترقی ہوئی کہ انسان کے اندرونی احساسات کو تولا جا سکتا ہے۔ تھرمامیٹر سے بدن کی حرارت معلوم کرتے ہیں۔ اور ایسی مشنیری ہے کہ اس سے قوت غضبیہ قوت حیوانیہ قوت شہوانیہ تمام کے تمام میٹر پر آجاتے ہیں ۔ تو گرمی اور سردی اور احساسات کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اور اب بھی دنیا میں لاکھوں انسان باتیں کرتے ہیں : تو بٹن دبانے سے وہ سننے میں آجاتے ہیں تو یہ آوازیں فضاء میں موجود ہیں اور نشریات پر تمام چیزیں فضاء میں آرہی ہیں۔ تو اہل سنت والجماعت کا مسلک یہ ہے کہ اعمال اپنی شکل میں حقیقی معنی میں تولے جائیں گے اور امام بخاریؒ آخری حدیث لاتے ہیں جس سے کتاب کا اختتام بھی کلمہ توحید پر ہو کہ سبحان اللہ لا الہ کے معنی پر ہے اور وبحمدہ الا اللہ کے معنی پر ہے الاختتام بھی اور وزن اعمال بھی ثابت ہوا تو امام بخاریؒ حضرت ابو ہریرۃ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ کلمتان حبیبتان الی الرحمان ۔ دو کلمے اللہ پاک کو بہت محبوب ہیں اور زبان سے ادا کرنے میں بہت آسان ہیں۔ اور میزان میں بہت بھاری ہیں : اور وہ کلمات سبحان الله وبحمده وسبحان الله العظيم ہیں۔ اللہ پاک نے ان کلمات میں براۃ الاختتام بھی کی اور تمجید بھی کی ہے ، تخلیہ بھی کیا ہے اور تحلیہ بھی کیا ، تجلیہ بھی کیا۔ کہ اللہ پاک تمام صفات نقصان سے منزہ ہے : مجبوری سے۔ عاجزی سے۔ ہر تصور سے اللہ پاک منزہ ہے ، اسلام نے اللہ تعالیٰ کا انتہائی پاکیزہ تصور پیش کیا ہے۔ یہود اور نصاریٰ کی کتابوں میں یہ تصور نہ تھا۔ اسلام نے اللہ کا یہ تصور دیا کہ لم یلد ولم یو یلد ولم یکن له کفواً احد۔ سبحان الله وبحمده میں تمام صفات کمالیہ اور تمام محامد کو ذکر کیا : کہ وہ صفات کمالیہ کی امانت ہے کہ احیاء ہے کہ علم ہے کہ سمع اور بصر خلق ہے کہ

یہ تمام صفات اللہ کی صفات ہیں اور ہم سب اسکے محتاج ہیں اور ہم میں کوئی صفت نہیں۔ اور اللہ پاک وہ منزہ ذات ہے کہ وہ عظمتوں والا ہے، جباریت، قہاریت حکومت اور سلطنت کا مالک بھی وہی ذات ہے صرف رحمانیت پر نظر نہ رکھو بلکہ عظمت و سلطنت بھی نگاہ میں رکھو۔

فارغ التحصیل فضلاء کی نئی ذمہ داریاں میرے بھائیو! آج آپ لوگ دارالعلوم سے رخصت ہو رہے ہو اور آپ کی دستار بندی ہو گی یہ دستابندی ایک بیش قیمت تاج بھی ہے لیکن یہ ذمہ داریوں کا ایک بڑا بوجھ بھی ہے۔ کہ اب اس امانت الھیہ کو دنیا تک پہنچاؤ۔ آج تم فارغ نہیں ہوئے ہاں تحصیل سے فارغ ہوئے لیکن اصل میں مشغول ہو گئے تمام امت کا بوجھ آپکے اوپر ڈالا گیا لوگوں کی اصلاح کرو گے اپنے معاشرے اور اپنے علاقے کو جاؤ گے اور رسومات کو ختم کرو گے تو یہ بہت مشکل کام ہے۔ کہ تعلیم اور تربیت تو علماء کا فرض **منصبی** ہے العلماء ورثة الانبیاء تو تمام دنیا آپکے خلاف ہو گی لیکن میرے بھائیو! اگر عمومی نظر عالم اسلام پر کی جائے اور جو تبدیلی آرہی ہے اور جو انقلاب آرہا ہے تو اسکی وجہ سے آپ پر ایک عظیم بوجھ آرہا ہے جو سابقہ **بوجھوں** سے بڑھ کر ہے۔

میرے بھائیو! آج تمام عالم کفر متحد ہے اور آپکے اساتذہ آپ لوگوں کو تمام عالم کفر کے مقابلے کیلئے بھیجتے ہیں ایسا میدان ہے کہ ہر طرف سے بمباری ہو رہی ہے اور دین کا طالب علم تمام دنیا کی نظر میں خطرناک ہے۔ پہلے لوگوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ طالبعلم اتنا خطرناک ہو گا ان لوگوں کے دلوں میں یہ بات تھی کہ یہ بیچارے کچھ نہیں کر سکتے۔ مفت کھاتے پیتے ہیں لیکن آج عالم اسلام میں ایک بڑی تبدیلی آرہی ہے، عالم اسلام ایک چوراہے پر کھڑا ہے۔ تمام یہود اور مشرکین کا نشانہ عالم اسلام ہے۔ وہ کیفیت ہے کہ جیسے ایک شخص ایک پیالہ کی طرف کھانے کے لئے لوگوں کو بلائے گا تو آج کے حکمران اس عالم اسلام کا تحفظ نہیں کر سکتے سیاستدان نہیں کر سکتے کہ وہ سب امریکہ اور یہود کے ایجنٹ ہیں: ان کا ایمان نہیں، شہادت پر یقین نہیں، انہیں جہاد کی اہمیت نہیں معلوم۔ مصر ہے کہ شام ہے ترکی یا الجزائر دشمن کہتا ہے کہ ہم ان بے عمل حکمرانوں سے نہیں ڈرتے کہ یہ سیاستدان تو ہمارے چھوڑے گئے نظام کے محافظ ہیں بیورو کریٹ اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ یہ تو سب ہمارے سانچوں میں ڈھلے ہیں۔ صرف علماء اور طلباء ایسا کر سکتے ہیں کہ تمام عالم کفر

کا مقابلہ کر سکیں۔ افغانستان میں عالم کفر نے تجربہ کیا کہ علماء اور طالبان کے ذریعے ایک سپر پاور تہس نہس ہوا۔ اور کمیونزم کا نظام اپنی موت مر گیا۔ تو وہ سمجھ گئے کہ بڑی طاقت تو ایمان اور جہاد ہے تو تمام دنیا اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ان الامم تداعی علیکم ۔ تداعی الا کلة الی قصعتها قال امن قلة یا رسول الله الی آخر الحدیث. چیچنیا میں ہزاروں مسلمانوں کی قتل وغارت ہو رہی ہے اور انکے اوپر بلڈوزر چلائے جارہے ہیں دو یتیم بچے اور عورتیں بے سہارا ہو گئیں ہیں انکی حالت دیکھنے کے قابل ہے امریکہ اور روس متفق ہیں۔ روس کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم کلنٹن کے مشورہ سے یہ سب کچھ کر رہے ہیں یورپ کے تمام لوگ اس پر متفق ہیں کہ مدارس اور علماء کو ختم کرو کہ جہاد ختم ہو جائے تو پھر عالم اسلام کو غلام بنا سکتے ہیں۔ نیو ورلڈ آرڈر کے ذریعے تمام عالم پر حکومت کرنا چاہتے ہیں حالانکہ یہ حکم صرف اللہ کا چل سکتا ہے۔ان الدین عندالله الاسلا م (الایة) نواز شریف کو کوئی پرواہ نہیں کہ کفر کا نظام آئے۔ بے نظیر کو لائیں اور کسی کے ساتھ کوئی فکر نہیں۔ ترکی کے ساتھ نہیں، حسنی مبارک کے ساتھ نہیں ان کے ہاں صرف یہ بات ہے کہ انکی حکومت قائم رہے۔ چاہے نظام جو کوئی بھی ہو تو آج تم لوگ نشانہ بنے ہوئے ہو۔ تمام عالم اسلام آج مردہ ہے ۵۲ اسلامی ممالک میں کوئی نہیں کہتا کہ چیچنیا کے مسلمان کیوں ہلاک کئے جارہے ہیں، کوسوو کے تمام ملک برباد ہوا جو مسلمان تھے ہزاروں افراد کی اجتماعی قبر نکلتی ہیں: توان مسلمانوں کا غم اور فکر صرف آپ نے کرنی ہے۔ بوسنیا میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا: کشمیر میں قتال جاری ہے۔ تو آج تم بڑی آزمائش میں ہو۔ ہماری کوشش ہوگی کہ تمام ممالک میں صرف طالبان ہی طالبان آجائیں۔ آج ملک میں رافضیت اور قادیانیت ہے اور رسومات بدعات ہیں، منکرین حدیث ہیں، شرک کا دور دورہ ہے۔ آج جو یہ پگڑی آپ کے سروں پر رکھی جارہی ہے: ہمارے حضرت شیخ الحدیثؒ فرمایا کرتے تھے۔ کہ شیخ الھندؒ کے پاس طلباء گئے کہ ہمیں نصیحت کریں تو شیخ الھندؒ نے کہا کہ جو پگڑی آپ نے ہمارے سروں پر رکھی ہے اسکو ہمارے قدموں میں گرانہ دینا یعنی یہ پگڑی جو ہمارے سروں پر ہے آپ کی وجہ سے ہے۔ افتخار ملا ہے کہ آپ ایسے شاگرد تیار کئے تو کوئی ایسی حرکت نہ کربیٹھنا کہ ہمارے سروں پر عزت کی پگڑی داغدار ہو جائے۔

دوستو! حقانیہ ایک مدرسہ نہیں ایک انقلاب اور تحریک کا نام بن گیا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ روس کو تہس نہس کر دیا اور افغانستان کو آزاد کیا اور جہاد کیا اور اب نظام الٰہیہ کو قائم کیا۔ اسلئے فاضل اپنے ساتھ حقانی لکھا کریں کہ ایک شخص بہتر اجتماعی تشخص ابھر کر سامنے اور سب کی تقویت کا باعث بنے کیونکہ حقانی ایک بڑی تحریک اور تعارف ہے اپنے دارالعلوم کی عزت کا خیال رکھو اور ہماری دعا ہے کہ دارالعلوم کے فضلاء تمام دنیا پر سربالا و سرخرو ہو جائیں اور جسمیں کمی ہو اللہ تعالیٰ اسکو پورا فرمائیں۔ اور صلاحیتوں سے مالا مال کریں۔ اے اللہ جہاں بھی جائیں انکو کامیابی سے ہمکنار کریں۔ دارالعلوم دیوبند کے فرشتہ صفت مجذوب اور اولین صدر مدرس حضرت مولانا یعقوبؒ سے طلباء نے کہا کہ ہم جا کر کیا کرینگے تو مولانا یعقوبؒ نے فرمایا کہ میں نے بڑی دعا کی اسلئے کہ پہلے تو فکر نہ تھی اب ذمہ داریوں کی فکر جمع ہوئی معاش کا کیا ہوگا تو مولانا یعقوبؒ بڑے محدث تھے تو مولانا یعقوبؒ نے فرمایا کہ پرواہ نہ کریں جدھر جاؤ گے تم ہی تم ہو گے۔ اور ہمیں حضرت شیخ الحدیثؒ نے بھی یہ کہا کہ حقانیہ کے فضلاء بھی جدھر جائیں گے ادھر تم ہی تم کا مصداق ہونگے۔ ہمیں ان کے انداز سے پتہ چلا کہ گویا خود تو حضرت پر فضلاء کے بارے میں ایسی حالت گزری اور یقین ربانی اللہ سے حاصل کر لی ہے تو آپ بھی معاش کی فکر نہ کریں: اللہ پاک ازمائش لائینگے کہیں نوکری کے پیچھے، سکول ماسٹری کے پیچھے نہ لگ جائیں، اللہ پر توکل کریں تھوڑی تھوڑی آزمائش ہوگی مگر اللہ پاک آسانی لائیں گے۔ جس نے اللہ پاک کے لئے اپنا آپ کو وقف کیا اللہ اسکو بہت رزق عطا فرمائینگے، ویرزقه کما من حیث لا یحتسب اور جس نے اپنے آپ کو دنیا کے حوالہ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی طرف سونپ دیتے ہیں: تو آپ فکر معاش نہ کریں بلکہ ہمارا یقین ہے کہ حضور ﷺ کی دعا ہر دور میں قبول ہو چکی ہے۔ فرمایا نضر الله امرأ سمع مقالتی فوعاها ثم اداها کما سمعها (الحدیث) تو نضر اللہ کا ظہور ہوگا۔ نضارت یعنی تروتازگی خوشی اور آسودگی نصیب ہوگی بشرطیکہ علم نبوی کو سننے کے بعد یاد کیا اور پھر کمی بیشی کے بغیر اسے بنی نوع انسانیت تک پہنچا دیا۔ اپنے مادر علمی کے ساتھ تعلق رکھو۔

آخر میں ایک مختصر سی بات عرض ہے کہ دارالعلوم نے اپنی روایات کے خلاف ایک کام

ایک جذبہ کے تحت کیا ہے اور یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ امیر المومنین ایک سنبول (symbol) بن چکے ہیں، ایک شخص کا نام نہیں اور اللہ تعالیٰ نے افغانستان میں آپ کے سے اسلامی نظام قائم کیا جس میں دارالعلوم کے طلباء کا عظیم حصہ ہے تو اللہ پاک نے دارالعلوم کو جہاد کی بڑی عزت دی : اور دارلعلوم کے ہزاروں طلباء نے قربانی دی ہے اور شہید بھی ہوئے ہیں۔ ان تمام امور کا مثبت ثمرہ امیر المومنین ملا محمد عمر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ جنہوں نے ایک اسلامی نظام قائم کیا۔ تو ہم اعزاز سمجھتے ہیں کہ دارالعلوم ان کو ایک اعزازی ڈگری عطا کرے جسے دنیا میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی جاتی ہے۔ لیکن یہ ایک طریقہ ہے کہ ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ مولانا محمد عمر کا یہ اعزاز تمام علماء کی خدمات کا اعتراف ہے۔ انکو دورہ حدیث کا موقع نہیں ملا۔ البتہ دارالعلوم حقانیہ کے کئی حقانی فضلاء سے ابتدائی درجات میں گویا یہ دارالعلوم کے استفادہ کا موقعہ ملا۔ اساتذہ کا اعتماد ہے کہ اصل علم تو عمل جہاد ہے نور تعلق مع اللہ ہے اور دنیا کو اسلامی نظام دینا ہے۔ وصلی الله علی النبی الامی واله واصحابه وسلم تسليما كثيراً۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کا خطاب

الحمدلله جل وعلىٰ : والصلوة والسلام على خاتم الانبياء : وعلىٰ اله واصحابه شموس الفضل واعلام الهدى اما بعد قل هل يستوى الذين يعلمون والذين لا يعلمون: قال النبى صلى الله عليه وسلم : العلماء ورثه الانبياء : وان الانبيالم يور ثوا ديناراًولا درهماً بل ورثوالعلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔

میرے قابل صد احترام علماء کرام : شیوخ الحدیث اور شیوخ التفسیر۔ اور دور دور سے آئے ہوئے معزز مہمانان کرام! اللہ پاک آپ حضرات کے آنے کو خیر و برکت کا ذریعہ بنائے، طلباء کے ختم بخاری کو اللہ پاک اس ملک میں اسلامی نظام کے لانے کا پیش خیمہ بنائے۔ اور میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو قلبی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر حفظه الله وايده بنصرمن عنده کو عالمی فخری سند عطا کی۔ یقیناً وہ اس سند کے مستحق ہیں۔ ایسا عظیم

مجاہد کہ اسکے آنے سے اللہ پاک نے سولہ سال کی مسلسل جہاد کے ثمرات کو زندہ کیا۔ ایسا عالم ہزاروں عالموں پر بھاری ہے: ولیس علی الله بمستنکر : ان یجمع العالم فی واحد دارالعلوم ایک جہادی مرکز ہے۔ ہمارے شیخ و مربی حضرت مولانا عبدالحق ؒ نے ساری زندگی جہاد کا درس دیا۔ شاگردوں کو فرماتے تھے کہ ایسا وقت آئے گا کہ اللہ تعالی آپکے ہاتھوں میں زمام اقتدار دے گا، انشاء اللہ آپ قاضی ہونگے، مفتی ہونگے گورنر، وزیر اعظم، وزیر اور مشیر بھی ہنیں گے تو بعض طلباء مسکراتے تھے کہ یہ حضرت الشیخ ؒ کیا فرماتے ہیں؟ لیکن اصل بات یہ تھی کہ اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنورالله، اور قلندر ہر چه گوید دیده گوید

آج الحمد للہ حضرت الشیخ ؒ کے شاگرد (تحریک طالبان) حقیقی معنی میں افغانستان میں برسر اقتدار ہیں اور انہوں نے دنیا کی واحد مکمل آزاد اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی ہے۔ اور دنیا بھر کی عالمی طاغوتی قوتوں کے ساتھ نبرد آزما ہیں۔ یہ سب دارالعلوم حقانیہ اور حضرت شیخ کی کرامات اور دعائیں ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ اور دیگر مدارس اسلامیہ کی طرف آج دنیا بھر کی کفریہ طاقتیں اکٹھی ہو چکی ہیں۔ وہ اسلامی مدارس کے بڑھتے ہوئے کردار کو ختم کرنا چاہتے ہیں اس مقصد کے لئے انہوں نے سابق وزیر اعظم نواز شریف اور اسکے بھائی کو استعمال کرنا چاہا لیکن الحمد للہ خدا نے ان سازشی عناصر کو اپنی سازشوں سمیت نیست و نابود کر دیا۔ تحریک طالبان پر بھی انہوں نے دہشگردی کا الزام عائد کیا۔ جب افغان سفیر مولانا سعید الرحمان حقانی نے میاں برادران کو صحیح صورت حال سے آگاہ کرنے کیلئے وقت مانگا تو ان متکبر اور زمانہ حال کے فرعونوں نے رعونیت سے کہا کہ ہمارے پاس تمہارے لئے کوئی وقت نہیں تو خدا نے کہا کہ اب تمہارے لئے بھی میرے پاس وقت نہیں۔ اور انکو ذلت اور حقارت کیساتھ اقتدار سے باہر پھینک دیا۔ ہماری دعا ہے کہ موجودہ عسکری قیادت کو اللہ تعالی ملک و ملت کی خدمت اور اسلامی نظام نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

میں شمس الاسلام امیر المومنین حضرت مولانا ملا محمد عمر مجاہد مدظلہ اور تحریک طالبان کو دارالعلوم کی اعزازی ڈگری پیش کرنے پر انہیں دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

تحریک طالبان کے رہنما اور افغانستان کے وزیر مذہبی امور مولانا مسلم حقانی کا خطاب

الحمدلله الذی صد ق وعده، و نصر عبده، و هزم الاحزاب وحده: والصلوة والسلام علی من لانبی بعده اما بعد ، فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم، بسمه الله الرحمان. قل رب زدنی علماً (الایة) اگر گویم مسلمانم بلرزم . که دانم مشکلات لا اله

اپنے مشائخ اور اساتذہ کی اجازت سے سب سے پہلے اپنے علماء و مشائخ اور روحانی مربین کو اور خصوصاً مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو امیر المومنین کا سلام عرض کرتا ہوں۔ اور اپنے تمام مہاجر بھائیوں اور طلباء کو بھی سلام عرض کرتا ہوں۔ اور فارغ التحصیل طلباء کرام کو حضرت امیر المومنین کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دارالعلوم حقانیہ تمام علماء اور فضلاء کیلئے مادر علمی ہے۔ سالانہ دستاربندی کے موقع پر ہماری آرزو ہوتی ہے کہ دستاربندی میں شرکت اپنے مشائخ کی زیارت کا ذریعہ بن جائے۔ محترم فضلاء کرام! یہ دستار فضیلت دراصل تمہارے سر وں پر بڑی ذمہ داری ہے کہ آج آپ وہ طالب علم نہیں رہے جو تھے۔ آج طلباء اور علماء کا طبقہ تمام دنیا کے مظالم کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ تحریک طالبان کی جدو جہد میں ہمارے بہت سے ساتھی شہید ہوئے۔ آپ کی طرح ان مشائخ سے اسی دارالعلوم حقانیہ کے میدان میں انہوں نے پچھلے سالوں میں دستار فضیلت کا شرف حاصل کیا تھا لیکن آج وہ شہید ہو گئے ہیں۔ اور وہ ہم میں موجود نہیں۔ انہوں نے یہاں جو کچھ سیکھا تھا دین کی سربلندی کی خاطر اور جہاد کے ثمرات کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے اپنی جانیں اسلام کیلئے نچھاور کر دیں۔ من المومن رجال صدقوا ما عاعدوا الله علیه فمنهم من قضی نحبة ومنهم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا (الایة) اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایسے کامل لوگ ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اسکو پورا کیا۔ بعض نے اپنا وعدہ پورا کیا: بعض حیرتان میں شہید ہوئے۔ بعض دشت لیلیٰ میں شہید ہوئے اور انکی آرزو یہ تھی کہ خدا کا نظام خدا کی زمین پر ہو۔ نہ متاع تھی نہ کچھ اور مسائل صرف کلمہ ساتھ تھا۔ ومنهم من ینتظر ' بعض اب تک محاذ پر موجود ہیں۔ وما بدلوا تبدیلا: انہوں نے اپنے وعدہ مین کوئی تغیر نہ کیا۔ آپ پیغمبر علیہ السلام کے وارث ہیں: العلماء ورثة الانبیاء پیغمبر نے جو

کام کیا وہ آپ کا کام ہے۔ حضرت محمد ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرماتے تھے انکے سامنے بہترین شاگرد موجود تھے۔ ابو بکرؓ تھے، عمرؓ تھے، عثمانؓ، علیؓ تھے اور ابو ہریرۃؓ سامنے تھے۔ حضرت محمد ﷺ ان کو درس حدیث دیتے اور انکو دین سکھلاتے اور جب آدھی رات ہوتی تو حضور ﷺ نماز میں کھڑے ہوتے اور دعا کرتے : اور جب ضرورت ہوتی تو حضور ﷺ بڑے مجاہد ہوتے اور تمام صحابہ کو جہاد کیلئے ابھارتے کہ کفر کی جڑ کو تلوار سے کاٹ لو۔ ان کا دوسرا طریقہ نہیں : تدریس بھی حضور پاک ﷺ کا وظیفہ تھا، جہاد بھی وظیفہ تھا، مسلمانوں کی حفاظت حضور پاک کا وظیفہ تھا۔ آج تم لوگ فارغ ہوئے تو یہ وظیفہ آپ کو سونپا گیا مشائخ کی ہدایات پر عمل کرو جن لوگوں کے سروں سے اساتذہ اور علماء اپنا ہاتھ اٹھا لیتے ہیں وہ لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اے لوگو! یہ بات سن لو : کہ آج الحمد للہ تمام علماء اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ افغانستان ایک صحیح اسلامی ملک ہے اور یہ حق کی علامت ہے۔ ہمارے بہت سے مشائخ اس بات کو لیکر قبور کو چلے گئے کہ انہوں نے اسلامی نظام کاش دیکھا ہوتا۔ امام انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ جب روس کے لیڈروں سے ملے اور اسلام کی دعوت دی اور انکے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کیں تو انہوں نے اعتراض کیا کہ اسلام نے عبادات کو تو بیان کیا ہے لیکن اقتصادیات کو ذکر نہیں کیا، تو مولانا سندھیؒ نے فرمایا کہ کاش آپ نے اسلام کے قانون کو مکمل مطالعہ کیا ہوتا تو پھر آپ یہ اعتراض نہ کرتے۔ اور پھر انکے سامنے قرآن کی یہ مختصر آیت بیان کی۔ ویسئلونك ماذا ينفقون قل العفو (الاية) العفو کہ ضرورت سے زیادہ خرچ کرو تو اگر یہ سرمایہ دار مسلمان آج اگر لوگوں کی مکمل اعانت کریں تو غربت ختم ہو جائیگی لیکن جو خدا اور رسول کا دشمن تھا وہ کہتا ہے کہ اگر مجھے یہ آیت پہلے سے معلوم ہوتی تو میں مساوات کی بنیاد نہ رکھتا۔ والفضل ما شهدت به الاعداء۔ پھر وہ کہتا ہے کہ اسلام کی باتیں تو سچی ہیں مگر اسکا کوئی نمونہ تو پیش کرو تو مولانا اسوقت خاموش رہے لیکن آج اگر وہ زندہ ہوتے تو یقیناً وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ دنیا میں ایک ایسا خطہ موجود ہے جہاں پر اسلام کا قانون نافذ ہے : اور وہ ہے افغانستان جس نے تمام عالم کفر کی مخالفت کو مول لیا ہے لیکن حق کی آواز کو نہیں چھوڑا امریکہ، روس، ایران، اسرائیل، وغیرہ کے تمام ناپاک عزائم کو ہم نے خاک میں ملا دیا ہے۔